بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: جمعہ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۸ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ - ۱۵ ہجرت ۱۳۴۹ھ - ۱۵ مئی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۱۱

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۱۴ ہجرت۔ گزشتہ رات راولپنڈی سے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے معدہ کا کل ایکسرے لیا گیا جس سے پتہ چلا کہ معدہ کا وہ سرا جو انتڑیوں سے ملحق ہے بہت تھوڑا کھلا ہوا ہے۔ امید ہے رفتہ رفتہ وہ پورا کھل جائے گا۔ کل پھر ایک الٹی آئی۔ اگرچہ کمزوری تا حال بہت زیادہ ہے لیکن ڈاکٹروں کی رائے کے مطابق طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے قادر و توانا اور ارحم الراحمین خدا کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں کہ وہ اپنے فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کو فضلوں، رحمتوں اور برکتوں والی عمرِ دراز سے نوازے۔ آمین۔

سیرالیون میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے دستِ مبارک سے بو کی مرکزی مسجد کا سنگِ بنیاد نصب فرمایا

مشن ہاؤس، احمدیہ پریس اور احمدیہ سیکنڈری سکول بو کا معائنہ اور تقسیم انعامات

بو کے ٹاؤن ہال اور سکول کے احاطہ میں بہت وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقاریب کا انعقاد

مساجد کی اہمیت اور موجودہ زمانہ کی معاشرتی برائیوں کے آسمانی علاج پر حضور کی پُر معارف تقاریر

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے تاریخی سفر کے سلسلہ میں ۵ مئی سے سیرالیون کا تبلیغی دورہ فرما رہے ہیں۔ حضور نے ۵ مئی سے ۹ مئی تک سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں قیام فرما کر ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا، سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل اور وزیراعظم سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں، جماعتِ احمدیہ فری ٹاؤن کی استقبالیہ تقریب اور قائمقام گورنر جنرل کی طرف سے دی گئی ضیافت میں شرکت فرمائی، احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کا معائنہ اور ایک نئی مسجد کا جو حال ہی میں مکمل ہوئی ہے افتتاح فرمایا، سیرالیون مسلم کانگریس نے حضور کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا جس میں حضور نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے دلوں کو گرما دینے والی نہایت پُر اثر تقریر ارشاد فرمائی۔ ۹ مئی کو حضور بذریعہ موٹر کار فری ٹاؤن سے بو نامی شہر تشریف لے گئے جو فری ٹاؤن سے ۱۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ راستہ میں متعدد مقامات پر اور بو میں حضور ایدہ اللہ کا نہایت گرمجوشی کے ساتھ والہانہ استقبال ہوا۔

حضور ایدہ اللہ کی ان اہم دینی اور جماعتی مصروفیات پر مشتمل مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی مرسلہ اطلاعات قبل ازیں ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہیں۔ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۲ مئی کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ بو میں تین روز قیام فرمانے اور وہاں دینی اور جماعتی سرگرمیوں میں انتہائی مصروف رہنے اور متعدد پُر معارف اور بصیرت افروز تقاریر ارشاد فرمانے کے بعد ۱۱ مئی کی شام کو فری ٹاؤن واپس تشریف لے آئے ہیں۔

بو میں حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کے ضمن میں مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ۱۰ مئی کی صبح کو حضور ایدہ اللہ نے بو کی مرکزی احمدیہ مسجد کا اپنے دستِ مبارک سے سنگِ بنیاد نصب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کے بعد جن احباب جماعت اور دیگر حضرات کو بنیاد میں اینٹیں رکھنے کا شرف حاصل ہوا ان میں وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریکِ جدید حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، امیر جماعتہائے احمدیہ سیرالیون مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری، سیرالیون مسلم کانگریس کے لیڈر اور سیرالیون پارلیمنٹ کے ممبر محترم ایم۔ ایس مصطفےٰ، جماعتِ احمدیہ بو کے پریذیڈنٹ مکرم جناب پاسعید و اور مقامی جماعت کے جنرل سیکرٹری مکرم الحاج محمد بونگے شامل ہیں۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ کی حرمِ محترمہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے بھی اپنے دستِ مبارک سے بنیاد میں ایک اینٹ نصب فرمائی۔ آپ کے بعد لجنہ اماء اللہ بو کی صدر صاحبہ محترمہ نے بھی بنیاد میں ایک اینٹ رکھی۔ سنگِ بنیاد کی تقریب میں حضور ایدہ اللہ نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے مساجد کی اہمیت اور اسلامی معاشرہ میں ان کے انقلاب انگیز اثر پر بہت بصیرت افروز تقریر ارشاد فرمائی۔ حضور نے واضح فرمایا کہ مساجد جن کی بنیاد تقویٰ پر ہو بنی نوع انسان کے درمیان باہمی اخوت اور مساوات کی عظیم علامت ہوتی ہیں۔ وہ اس امر کی آئینہ دار ہوتی ہیں کہ سب انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور بحیثیتِ انسان برابر۔

بعد ازاں حضور بو کے احمدیہ مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور نے جماعت کا اپنا چھاپہ خانہ بھی دیکھا اور وہاں مشینیں وغیرہ ملاحظہ فرما کر طباعت کے انتظام اور کارکردگی کا جائزہ لیا۔

اُسی روز جماعتِ احمدیہ بو نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں ٹاؤن ہال میں وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا اس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سرکردہ اصحاب بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعض اکابر اور معززین نے فری ٹاؤن سے بو پہنچ کر استقبالیہ تقریب میں شرکت اور حضور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

۱۱ مئی کو بو کے ریذیڈنٹ منسٹر پانلے ویلیز نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ بعدہٗ حضور بو کے احمدیہ سیکنڈری سکول کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔ سکول کو بہت خوبصورتی کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ حضور کی تشریف آوری کے موقع پر بواجے بو اور جورو ہر دو مقامات کے احمدیہ سیکنڈری سکولوں کے طلباء بھی خاصی تعداد میں بو کے احمدیہ سیکنڈری سکول میں آئے ہوئے تھے تاکہ حضور ایدہ اللہ کی زیارت اور ارشادات سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل کر سکیں۔ حضور نے سکول کی لائبریری اور سائنس کی لیبارٹریز (تجربہ گاہوں) کا معائنہ فرمایا۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ کی صدارت میں سکول کی تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ پہلے سکول کے پرنسپل صاحب نے ممبرانِ اسٹاف اور طلباء کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ حضور نے فٹ بال اور سافٹ بال کی چیمپئن ٹیموں نیز تعلیمی امتحانوں میں امتیاز حاصل کرنے والے ہونہار طلباء میں اپنے دستِ مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور پھر انہیں زرّیں نصائح سے سرفراز فرمایا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

روحانی اور ایمانی انقلاب

الفضل کی اسی اشاعت میں ہم کسی دوسری جگہ مولوی محمد منظور صاحب نعمانی مدیر الفرقان لکھنؤ کے ایک مضمون کا کچھ حصہ نقل کر رہے ہیں جس میں فاضل مضمون نگار نے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس عام فہم اور زندہ تاریخی معجزہ روحانی اور ایمانی انقلاب کا ذکر کیا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعہ دنیا میں برپا ہوا تھا اور جس کو تاریخ نے بعد والوں کے لئے بقول مضمون نگار ہمیشہ کے واسطے پوری طرح محفوظ کر دیا ہے۔ مولوی محمد منظور صاحب لکھتے ہیں:-

"اسلام اور عرب کی تاریخ جاننے والے دوست دشمن سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عربوں کی دینی، اخلاقی اور تہذیبی حالت کیا تھی۔ وہ اللہ سے کتنے بے تعلق اور مرنے کے بعد والی زندگی سے کتنے بے فکر تھے۔ ان میں کس درجہ وحشت اور جہالت تھی۔ لڑائی بھڑائی، لوٹ مار، قتل و غارت، بے حیائی اور بے شرمی، قمار و شراب، ظلم و جفا اور اسی طرح کے دوسرے فواحش و منکرات ان میں کس قدر عام تھے۔

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف چند سال کی دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت نے ان کی کیسی کایا پلٹ دی، وہ کیسے خدا پرست بن گئے۔ ان پر فکر آخرت کا کتنا غلبہ ہو گیا۔ وہ کیسے مہذب اور حسنِ اخلاق کا کتنا اعلیٰ نمونہ بن گئے۔ انصاف اور رحم دلی میں وہ دنیا سے کتنے ممتاز ہو گئے۔۔ اور اس وقت کی دنیا کی سب سے بڑی دو شہنشاہیوں روم اور فارس کو زیر کر کے ان کے تخت و تاج کا وارث بن جانے کے بعد بھی وہ کیسے خدا پرست اور خدا ترس بنے رہے۔

تاریخ نے عرب کے اس روحانی اور ایمانی انقلاب کی پوری تفصیلات کو محفوظ رکھا ہے اور اسلام کا کوئی متعصب سے متعصب دشمن بھی اس تاریخی حقیقت سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت سے عربوں کی زندگی میں یہ انقلاب برپا ہوا تھا۔"

(روزنامہ وفاق ۶ مئی ۱۹۷۰ء)

اس مضمون سے جو باتیں واضح ہوتی ہیں وہ حسبِ ذیل ہیں:-

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اس روحانی اور ایمانی انقلاب کے لئے تن تنہا کھڑے ہوئے تھے۔ آپ کے پاس کوئی دنیوی طاقت نہیں تھی نہ حکومت تھی اور نہ دولت نہ اور کسی قسم کا لوگوں میں رسوخ تھا۔ آپ امی تھے یعنی مروجہ علوم سے بھی ناواقف تھے۔

۲۔ آپ نبی اللہ تھے اور آپ کی پشت پر صرف واحد خدا تعالےٰ کا ہاتھ تھا۔

۳۔ یہ معجزہ اسی لئے رونما ہوا تھا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے اصلاح کے لئے کھڑے ہوئے تھے اور اللہ تعالےٰ کی راہنمائی ہی میں آپ نے وہ نمونہ کردار دوسروں کے سامنے پیش کیا تھا جس سے متاثر ہو کر صحابہؓ کا ایک عظیم گروہ اصلاح پذیر ہو کر اس روحانی اور ایمانی انقلاب کا عملی نمونہ پیش کر سکے۔ م

۴۔ آج بھی اگرچہ ویسے ہی حالات ہیں جیسے کہ اس زمانہ میں عربوں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے تھے مگر جیسا کہ واضح ہوتا ہے کوئی شخص بطور خود ایسے عظیم روحانی اور ایمانی انقلاب لانے کا داعی نہیں ہو سکتا۔

سوال یہ ہے کہ ایسا معجزہ جس سے دنیا میں پھر وہی روحانی اور ایمانی انقلاب پیدا ہو پھر دکھایا جا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر کہا جائے کہ نہیں دکھایا جا سکتا تو اس کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو معجزہ دکھایا تھا وہ صرف محدود وقت کے لئے تھا اور اس کا دنیا کو جو فائدہ ہوا تھا وہ محض وقتی تھا اور اس کا آنے والی دنیا کو اب کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ جیسا کہ اس مضمون میں بتایا گیا ہے کوئی موجودہ انسان ایک بلکہ بہت سے انسان مل کر بھی ایسا معجزہ نہیں دکھا سکتے حالانکہ وقت کا تقاضا ہے کہ بغیر ایسے معجزہ کے دکھانے کے وہ روحانی اور ایمانی انقلاب پیدا نہیں ہو سکتا جو آنحضرتؐ نے اپنے زمانہ میں پیدا کیا تھا۔

(باقی)

سورہ بقرہ کی سترہ آیات یاد کرنیوالی بچیاں

(حضرت سیدہ امۃ المتین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

اس وقت تک صرف ۸۶ مجالس ناصرات کی طرف سے یہ اطلاع ملی ہے کہ وہاں کی بچیوں نے سورہ بقرہ کی سترہ آیات حفظ کی ہیں لیکن ان میں سے صرف ۲۶ ناصرات کی مجالس ایسی ہیں جنہوں نے ناصرات کی تعداد بھی لکھی ہے اسلئے جنہوں نے اپنی ناصرات کی تعداد نہیں لکھی ان کے کام کی فیصد نہیں نکالی جا سکتی اور ان کی رپورٹ پر اس کام کے نمبر نہیں لگائے جا سکتے۔

اس وقت تک سو فیصد ناصرات حفظ کرنے والی:-

گرمولہ ورکاں۔ کڑیانوالہ۔ جیکب آباد۔ بہاولپور

۷۵ فیصد سے ۱۰۰ فیصد تک ناصرات یاد کرنے والی:- گوکھووال چک ۱۲۱

۵۰ فیصد سے ۷۵ فیصد تک یاد کرنے والی:-

ربوہ۔ جھنگ۔ سعد اللہ پور۔ مانگٹ اونچے۔ بھکر۔ کنری۔ چٹاگانگ

۴۰ سے ۵۰ فیصد تک یاد کرنے والی:-

گوجرانوالہ۔ گوجرہ۔ کھاریاں۔ سانگلہ ہل۔ لاہور۔ بشیر آباد اسٹیٹ

۳۰ سے ۴۰ فیصد تک یاد کرنے والی ناصرات:-

مونگ۔ جہلم۔ ڈیرہ غازی خان۔

باقی ناصرات کی تعداد ۳۰ فیصدی سے بھی کم ہے اس لئے عورتوں سے بھی زیادہ ناصرات کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اب عموماً ہر جگہ بچیوں کے سالانہ امتحان ختم ہو چکے ہیں۔ ماہ مئی کو اس کام کے لئے خصوصی طور پر وقف کیا جائے اور اس ماہ کے اختتام تک ہر ناصرات کی مجلس کی طرف سے اطلاع مل جائے کہ کل کتنی ناصرات ہیں اور کس کس نے یاد کر لی ہیں۔ بہت سی بہنیں نام بھجواتے وقت شہر تک کا نام نہیں لکھتیں۔ اس طرح ریکارڈ میں درج نہیں کیا جا سکتا اور سندات نہیں بھجوائی جا سکتیں۔ ناصرات کی صرف دو ہزار دو سو تیس کی تعداد نے آیات حفظ کی ہیں اگلے ماہ یہ تعداد دگنی ہو جانی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار

الفضل خود خرید کر پڑھے

قسط ۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

سربراہِ مملکت سے ملاقات، کماسی میں تشریف آوری اور مقامی احباب کی طرف سے والہانہ خیر مقدم

تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کماسی میں حضور کا بصیرت افروز خطاب۔ مشن ہاؤس کا افتتاح اور روح پرور تقریر

ہزارہا احمدی احباب کو شرفِ مصافحہ

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے اپنی رپورٹ بتمام محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی میں رقمطراز ہیں:۔

اکرہ (گھانا) ۱۹ اپریل ۱۹۷۱ء

انتانمی جماعت کے چند ایک اراکین اپنے پریذیڈنٹ الحاج الحسن عطا کی معیت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور نے ان سے نصف گھنٹہ ملاقات فرمائی خصوصاً گھانا کے شمالی حصے میں تبلیغ کی توسیع پر تبادلہ خیال فرمایا۔ دورانِ گفتگو خدا تعالیٰ کا تصور جو اسلام پیش کرتا ہے اس پر مفصل روشنی ڈالی۔

۱۲ بجے کے قریب مسٹر بی۔ کے۔ آدم منسٹر آف سٹیٹ ملاقات کے لئے آئے۔ حضور نے اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں استفسار فرمایا۔ وزیر صاحب نے مختصراً گھانا کے شمالی حصے کا خاکہ بتایا۔ اور مسلمانوں کی موجودہ ضروریات بیان فرمائیں۔ جس میں مزید تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے اجراء کو نمایاں طور پر پیش کیا۔ حضور نے اس پر غور اور ممکن امداد دینے کا وعدہ فرمایا۔

چاند کی تسخیر کے سلسلے میں ایک استفسار کے جواب میں فرمایا۔ فیھا تحیون و فیھا تموتون کے قرآنی ارشاد پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اگر انسان کسی اور کرے پر بھی چلا جائے تو وہاں بھی زمینی لوازمات کے بغیر نہیں جا سکتا۔

۲۰ اپریل ۱۹۷۱ء۔ آج صبح کو دس بجے ہیڈ آف دی سٹیٹ یعنی بریگیڈیر اے اے افریفا (Afrifa) سے ملاقات تھی۔ حضرت صاحبزادہ میاں مبارک احمد صاحب۔ الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعت ہائے احمدیہ گھانا۔ الحاج محمد آرتھر پریذیڈنٹ جماعت ہائے احمدیہ گھانا۔ برادرم محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ اخویم مولوی عبدالکریم صاحب اور خاکسار راقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ تھے۔ بعد میں مسٹر بی۔ کے۔ آدما جو منسٹر آف پارلیمنٹری امور ہیں اور مخلص احمدی ہیں بھی شامل ہوئے۔ حضور کی کار جس پر لوائے احمدیت آویزاں تھا The Castle Osu جو پہلے پریذیڈنٹ انکروما کی قیام گاہ تھا پہنچی۔ لوہے کا عظیم گیٹ کھلا ہوا تھا۔ باوردی گارڈ کا دستہ موجود تھا۔ جب حضور کی کار گیٹ میں سے گزری تو دستے نے سلیوٹ دیا۔ باقی کاریں آگے جا کر رک گئیں۔ حضور کی کار سرخ کارپٹ کے اوپر جا کر کھڑی ہوئی۔ جہاں سے حضور کارپٹ کے اوپر سے چلتے ہوئے Verandah پر سے ہو کر اندر پہنچے۔ حضور کا سرکاری نمائندوں نے استقبال کیا۔ اور مشاہیر کی وزیٹر بک پر حضور نے دستخط ثبت فرمائے۔ حضور کے دستخط کے نیچے باقی وفد کے دستخط بھی ہوئے۔

دس بجے بریگیڈیر اے اے افریفا صدر مملکت مسٹر ہارلے (Harley) نائب صدر کی معیت میں حضور سے ملاقات کے کمرے میں ملے۔ صدر مملکت حضور کے ساتھ بیٹھے اور حضرت میاں صاحب اور مسٹر ہارلے دونوں پہلوؤں پر تشریف فرما ہوئے۔ حضور نے کافی دیر تک صدر مملکت سے گفتگو فرمائی۔ صدر مملکت نے حضور نے وعدہ فرمایا کہ ضرورت پر کسی پاکستانی احمدی ماہر زراعت کی خدمات گھانا کو پیش کر دی جائیں گی۔ رخصت کے وقت حضور نے دعا فرمائی جس میں صدر اور نائب صدر شامل ہوئے۔ حضور کی واپسی پر گارڈ نے پھر سلامی دی۔

گیارہ بجے حضور واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔ اس عرصے میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اپنے کمرے ہی میں تشریف فرما رہیں۔ اہلیہ صاحبہ مرزا لطف الرحمٰن اور دیگر خادمات خدمت میں حاضر رہیں۔ باہر پہرہ رہا۔

حضور کا قافلہ جو چھ کاروں پر مشتمل تھا۔ ۵۲ — ۱۱ صبح کماسی کیلئے روانہ ہوا۔ کماسی یونیورسٹی ٹاؤن ہے اور اکرا کے شمال میں ۲۷۴ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ یہاں ہمارا سیکنڈری سکول (انٹرمیڈیٹ کالج) مسجد اور مشن ہاؤس ہے۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب مشنری انچارج ہیں۔

کماسی اکرا کے بعد گھانا کا سب سے بڑا شہر ہے۔ گھانا بہت سرسبز ملک ہے۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے۔ راستے میں ایک پہاڑی پر مسٹر انکروما کا Castle Pedwade یعنی پڈوآسی کا محل ہے جہاں سے اردگرد چاروں طرف دور دور تک Landscape نظر آتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی عبوری کا قصبہ ہے جو اکرا سے بیس میل پر ہے۔ حضور نے کھانا یہیں ریسٹ ہاؤس میں تناول فرمایا۔ ریسٹ ہاؤس میں حضور نے ایک گھنٹہ قیام فرمایا۔ ریسٹ ہاؤس کے ساتھ ایک بہت بڑا Botanical garden ملحق ہے۔ خوبصورت گھاس کے تختے اور فلک بوس درخت۔ حضور نے یہاں فوٹو لئے۔ کھانے کے بعد ظہر عصر کی نمازیں ادا کیں اور سوا دو بجے روانہ ہوئے۔ راستے میں Pomprong Koforidua - Tootoo - Dankwa Kafori - Konongo وغیرہ قصبے آتے ہیں۔ شہر سارے کے سارے یورپ کی طرز پر بنے ہوئے ہیں۔ کہیں کہیں چرچ بھی نظر آئے۔ لیکن کسی جگہ بھی زندگی کی علامت نظر نہیں آئی۔ اداسی سی چھائی ہوئی تھی۔ جگہ جگہ عیسائیوں کے سکول اور میڈیکل سنٹر بھی نظر آئے۔

سڑک کے دونوں جانب گھنا جنگل ہے۔ اونچے درخت جو آسمان سے باتیں کر رہے ہیں۔ پھر نیچے درخت۔ ان سے نیچے درخت۔ Shrubs گھاس۔ جڑی بوٹیاں ہر طرف سبزے کا اژدہام ہے۔ سوائے سڑک کے پختہ حصے کے زمین کہیں سے ننگی نظر نہیں آتی۔ کاشت کرنے کے لئے آگ لگا کر جگہ صاف کر لیتے ہیں۔ بیج ڈالنے کے بعد کسی قسم کی محنت کی ضرورت محسوس نہیں کی جاتی۔ Yam جو شکر قندی کی قسم کی جڑ ہے۔ لیکن شکر قندی سے موٹی یہاں کی خوراک ہے۔ اس کا آٹا بھی بنتا ہے ویسے بھی کھاتے ہیں۔ کیلا۔ ناریل۔ پام۔ پائن ایپل۔ آم۔ پلانٹین۔ پپیتا بہت ہوتے ہیں۔ یہاں Coco کوکو اور پام اور ناریل وغیرہ کی بڑی بڑی Plantations ہیں۔

نیم پہاڑی سا علاقہ ہے۔ سمندر کی لہروں کی طرح زمین میں نشیب و فراز ہیں۔ ہر چیز سبزے سے ڈھکی ہوئی ہے۔

حضور کی کار جب گزرتی تو بچے، بوڑھے، مرد عورتیں مسکرا مسکرا کر سلام کرتے۔ یہ لوگ مسکراتے بہت ہیں۔ اور محبت کا جواب محبت سے دینے والے لوگ ہیں۔

سب سے پہلا مشن یہاں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سالٹ پانڈ میں جو اس وقت حکومت کا صدر مقام تھا قائم فرمایا۔

دس سال قبل سرکاری اعداد و شمار کے مطابق احمدیوں کی ایک لاکھ پینتیس ہزار بالغ افراد کی تعداد تھی۔ اب خدا کے فضل سے تعداد بہت بڑھ چکی ہے۔

ضمناً یہ ذکر بھی مناسب ہوگا کہ گھانا میں ۲۰۴ باقاعدہ احمدی جماعتیں قائم ہیں جن کے ۲۶ سرکٹ یا حلقے ہیں۔ پانچ بڑے صدر مراکز ہیں۔ ٹیچی مان اکرا۔ کماسی۔ تمالی۔ سالٹ پانڈ۔ شمال کی جماعتیں خصوصاً Wa و Hamale - Tumu - Tarapa عربی تمدن سے متاثر ہیں۔ عربی بولنے کا شوق ہے۔ لباس بھی عربی ہے۔ باقی حصے میں بھی لمبے لمبے جبے پہننے کا

شوق ہے۔ پینتیس پرائمری اور مڈل سکول۔ تین سیکنڈری سکول یعنی انٹرمیڈیٹ کالج۔ مشنری کالج۔ عربی کالج۔ سترہ مشن ہاؤسز اور ان مساجد کے علاوہ جن کے سنگِ بنیاد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حالیہ دورے کے دوران رکھے ایک سو چوہتر مساجد موجود ہیں، الحمد للہ۔

کماسی سے نوے میل پر Bamboo کے پاس اچانک بارش شروع ہو گئی اور اچانک ہی بند بھی ہو گئی۔ کماسی سے تیس میل کے فاصلے پر Konongo کے مقام پر کچھ فاصلے تک موٹر سائیکل پولیس نے Escort اعزاز کے طور پر Provide کیا۔ یہ بات درج کرنے سے رہ گئی کہ پولیس کا Escort اکرا سے ہمراہ تھا اور ہمارے احمدی بھائی Abdullah A. Peregrino Imamoo انسپکٹر پولیس قافلے کے آگے راستہ صاف کرتے جاتے تھے۔ سارا عرصہ حضور کی تشریف آوری سے لے کر اب تک حضور کے باڈی گارڈ کے طور پر انہیں قرب کی سعادت حاصل ہوئی۔

کماسی سے پندرھویں میل پر کار پر دوست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بارہویں میل پر Welcoming میں مزید احباب کچھ کاروں پر کچھ پیدل موجود تھے جن کی تعداد تین اور چار سو کے درمیان تھی۔ یہ لوگ احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں انتظار کی گھڑیوں کی تاب نہ لا کر دیوانہ وار یہاں پہنچ گئے تھے کہ سب سے پہلے مہدی معہود علیہ السلام کے نائب کی زیارت سے مشرف ہو سکیں۔ کار پر لاؤڈ سپیکر لگے ہوئے تھے۔ الحاج محمد اوپانگ جو ہمارے مخلص احمدی مبلغ اور افریقن بھائی ہیں آگے آگے راستہ بھی دکھاتے جاتے تھے اور والہانہ انداز سے اعلان کر رہے تھے:۔

Hazrat Mirza Nasir Ahmad, The Promised grandson of the Promised Messiah has come. Come and see the true living sign of the true living God.

سیکنڈری سکول سے دو میل کے فاصلے سے احباب اور بہنوں کی دورویہ قطاریں شروع ہوئیں اپنے اپنے سرکٹ اور جماعتوں کے جھنڈے لئے احباب اور بہنیں اپنے آقا کو اھلاً وسھلاً و مرحبا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا تحفہ پیش کر رہی تھیں۔ اس کے بعد کے حالات کو بیان کرنے کی تاب نہیں۔ نہ ہی قلم ساتھ دے رہا ہے۔ یہ ایک روحانی تجربہ تھے جو اس سفر میں بار بار ہو رہا ہے اور ہر بار اپنی شدت اور کیفیت میں پہلے سے بڑھ کر ہوتا ہے۔ فضا اللہ اکبر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیر المومنین۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ مخلصین اور بہنوں کے چہرے خوشی اور تشکر کے جذبات سے تمتما رہے تھے۔ آنکھوں میں آنسو۔ دلوں میں جذبات کا ایک سمندر لئے ہوئے اپنے محبوب آقا کی کار کے پاس آتے ہی آواز سے، ہاتھ سے، سارے جسم و جان سے یوں استقبال کرتے تھے گویا جان نچھاور کر رہے ہوں۔ آج ان کی مراد بر آئی تھی۔ ان کے باپ اور دادے مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسمانی دیدار کی حسرت لئے اس جہان سے رخصت ہوئے۔ آج مہدی کا برحق خلیفہ اور نائب کے آنے کا دن تھا۔ ایک روحانی عید تھی۔ خوشیوں کا ایک روحانی دسترخوان بچھ گیا تھا اور یہ عشاق محبت اور عشق کے نشے میں سرشار دنیا و مافیہا سے بے نیاز صبح ہی سے اپنے محبوب آقا کے انتظار میں آن بیٹھے تھے۔ ایسا نظارہ پاکستان میں اس وقت نظر آیا کرتا ہے جب حضور جلسہ سالانہ کے موقع پر دعا کے بعد واپس تشریف لاتے ہیں۔ پونے سات بجے شام احمدیہ سیکنڈری سکول پہنچے اور چند منٹ کے توقف کے بعد سٹی ہوٹل کی طرف روانہ ہوئے۔ لوگ اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرے لگا رہے تھے اور خوشی سے دیوانے ہوئے جا رہے تھے۔ ایک ہنگامہ برپا تھا لیکن اس ہنگامے میں ایک حسن اور ترتیب اور لذت تھی جس کی کیفیت محسوس تو کی جا سکتی ہے بیان نہیں ہو سکتی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بھی اخلاص اور محبت کے اس مظاہرے اور یدخلون فی دین اللہ افواجاً کے اس جیتے جاگتے نشان سے متاثر ہوئے۔ فرمایا طبیعت پر اتنا اثر تھا کہ بڑی مشکل سے جذبات کو کنٹرول میں رکھ سکا۔ الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم۔ مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب۔ مولانا مبارک احمد صاحب قریشی۔ الحاج الحسن عطاء۔ الحاج محمد آرتھر۔ اور خدام سٹی ہوٹل تک حاضر رہے۔ خدام نے اپنے آقا کے Suite سوائیٹ کے سامنے دن رات پہرے کی سعادت حاصل کی۔

۲۱۔ اپریل ۷۰ء

ٹی آئی سیکنڈری سکول کماسی

پونے دس بجے صبح حضور ٹی آئی سیکنڈری سکول میں تشریف لے گئے۔ طلباء اور سٹاف الگ الگ سفید لباس میں صف بستہ مؤدب کھڑے تھے۔ حضور نے سوائے لیڈی لیکچرر کے سب اساتذہ کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ پرنسپل ہمارے افریقن بھائی مسٹر عبداللہ ناصر بواٹنگ Boateng ایم۔ ایس سی (لنڈن) ڈپ ایڈ ہیں۔ مخلص احمدی ہیں ایک ایک کر کے سٹاف ممبران کا تعارف کرواتے جاتے تھے۔ حضور نے ہر ممبر سٹاف سے اسکے مضمون کے حسب حال گفتگو فرمائی۔ مسٹر عبداللہ بواٹنگ سے فرمایا ہمیں بین الاقوامی ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ میرا خیال ہے کہ افریقن انگلستان میں ڈیوٹی پر بھجوائے جائیں۔ اب تو جغرافیے میں بھی انقلاب آ چکا ہے۔ لیڈی لیکچرر سے فرمایا کہ زبان ماں سکھاتی ہے۔ فزکس اور ریاضی کے اساتذہ سے فرمایا اب تو نظری فزکس اور ریاضی تقریباً ایک مضمون بن چکے ہیں۔ اقتصادیات کے لیکچرر سے فرمایا اسلام نے اقتصادی مسائل کا جو حل پیش کیا ہے اس پر غور کرنا چاہیئے۔

اساتذہ کے بعد حضور نے تمام طلباء کو ہال ہی میں شرفِ مصافحہ سے نوازا اور فرمایا کہ پہلے طلباء اور طالبات ہال میں بیٹھ جائیں اساتذہ اس کے بعد ہال کے اندر داخل ہوں۔ جب طلباء اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے تو حضور ہال میں داخل ہوئے۔ تلاوت قرآنِ پاک کے بعد حضور کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کیا گیا جو پرنسپل صاحب نے پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ حضور کی تشریف آوری ایک تاریخی واقعہ ہے ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری زندگی میں ہمیں حضور کی زیارت کا موقع عطا فرمایا۔

اسکے بعد حضور نے طلباء سے انگریزی میں خطاب فرمایا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ حقیقی علم حقیقی استاد کامل یعنی اللہ تعالیٰ ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ ہی سے علوم و معارف کے خزائن حاصل کئے۔ آپ کے عظیم روحانی فرزند حضرت مہدی معہود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آپ کی برکت سے ایک رات میں عربی کے چالیس ہزار مادے سکھا دئے۔ درجہ بدرجہ اب بھی اللہ تعالیٰ سے علوم حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ خوب محنت کرو لیکن محنت کو سہارا نہ بناؤ اصل سہارا خدا تعالیٰ کو سمجھو اور اسی سے مدد مانگو۔ محنت اور دعا دونوں مل کر صحیح نتائج پیدا کرتے ہیں تعلیم حاصل کرو اپنے ملک و قوم کی خدمت کے لئے۔ تخریب کے لئے نہیں تعمیر کے لئے۔

حضور کا یہ خطاب پچیس منٹ تک جاری رہا اسکے بعد حضور نے سٹاف اور طلباء کے ساتھ فوٹو کھنچوایا۔ دھوپ سخت تھی۔ سورج کی شعاعیں سروں پر عمودی پڑ رہی تھیں لیکن حضور بہت مسرور تھے اور دھوپ میں پہلے سب کے ساتھ پھر ننھے بچوں کے ساتھ پھر بڑے لڑکوں میں کھڑے ہو کر فوٹو کھنچوایا۔ اسکے بعد حضور عزیزم محترم نذیر احمد صاحب ایم۔ ایس سی جو کیمسٹری کے استاد ہیں اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں کے مکان پر تشریف لے گئے سٹاف کے مکان کالج کے احاطے ہی میں ہیں وہاں حضور نے چائے کا کپ نوش فرمایا۔ نذیر صاحب نے باقی حاضرین کی بھی چائے اور ٹھنڈے مشروبات سے تواضع کی۔

محترم امیر صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا آپ ان لوگوں کے جوش و خروش کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے ایسا انتظام کریں کہ آج مشن ہاؤس کے افتتاح کے موقع پر تنظیم کے ساتھ سب کا مصافحہ ہو جائے۔ وقت ضائع نہ ہو ضیاعِ وقت کے متعلق تو اللہ تعالیٰ نے

ہزارہا احمدی احباب اور احمدی بہنیں دورویہ قطار میں اپنے اپنے سرکٹ اور جماعتوں کے جھنڈے لئے اپنے آقا کا استقبال کر رہے تھے۔ فضا اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد زندہ باد کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ ان کے چہرے خوشی اور تشکر کے جذبات سے تمتما رہے تھے۔ جب حضور کی کار ان کے پاس سے گزرتی تو وہ یوں استقبال کرتے تھے اور حضور کی خدمت میں السلام علیکم کا ہدیہ پیش کرتے تھے کہ گویا جان نچھاور کر رہے ہیں۔ آج انکی دل کی مراد بر آئی تھی۔ آج حضرت مہدی علیہ السلام کے برحق خلیفہ کے آنے کا دن تھا۔ ان کے لئے ایک روحانی عید تھی۔ محبت اور عشق کے جذبہ سے سرشار یہ لوگ صبح ہی سے اپنے محبوب آقا کے انتظار میں چشم براہ تھے۔

وارننگ دی ہے جو تذکرے میں موجود ہے کہ مسیح کا وقت ضائع نہ ہوگا۔

الحاج حسن عطاء صاحب کے تین ننھے بچے بھی ساتھ تھے۔ پیار سے ان سے فرمایا اس وقت آپ میں سے جو سب سے زیادہ کیک کھائے گا میں اسے اپنے ساتھ ربوہ لے جاؤں گا۔ سب سے چھوٹے نے سب سے بڑا ٹکڑا اٹھا لیا۔ فرمایا یہ سب سے بازی لے گیا۔ نیز فرمایا آپ کو ساتھ لے جاؤنگا بشرطیکہ آپ بھی حضرت بلال کی طرح سی شیریں آواز کے ساتھ اشہد کی جگہ اسہد کہہ کر اذان دیا کریں۔ الحاج حسن عطاء صاحب سے فرمایا سنا ہے آپ کی انگوٹھی گم ہوگئی ہے۔ اگر آپ بارہ نفل ادا کریں اور میرے لئے دعا کریں تو آپ کو ایک اور انگوٹھی دے دوں گا۔

افتتاح مشن ہاؤس کماسی

یہاں سے حضور مشن ہاؤس پہنچے۔ راستے میں احمدیہ روڈ سے ہو کر گزرے ساتھ ہی حکیم روڈ تھی جو حضرت حکیم فضل الرحمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نام پر رکھی گئی ہے مشن ہاؤس سے ایک میل ادھر احباب اور بہنیں دورویہ حضور کے استقبال کے لئے چشم براہ تھے۔ اہلاً وسہلاً ومرحبا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ رومال اور دوپٹے اور ہاتھ ہلا ہلا کر سلام عرض کر رہے تھے۔ عجیب روح پرور اور ایمان افروز نظارہ تھا۔ برادرم مولوی عبدالکریم صاحب جو سارے سفر میں مووی کیمرے اور دوسرے کیمرے سے تصویریں لینے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اس شیفتگی اور والہانہ پن کو دیکھکر جذباتی ہو گئے۔ ہمارے بھی سب کے دل بھر آئے اور اللہ تعالےٰ کے حضور روحیں تشکر اور ممنونیت کے ساتھ سجدہ ریز ہو گئیں گیارہ بجکر پینتیس منٹ (صبح) پاکستان وقت کے مطابق چھ بجکر پینتیس منٹ (شام) پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مشن ہاؤس کا دروازہ چابی سے کھولا۔ اور دعا فرمائی دعا کے بعد حضور مشن ہاؤس کی دوسری منزل پر تشریف لے گئے۔ اور بالکونی میں جہاں سٹیج بنائی گئی تھی تشریف فرما ہوئے نیچے خلقت کا اژدھام تھا پیرامونٹ چیف چیفس۔ سرکاری افسر۔ احمدی احباب اور بہنیں غیر از جماعت مہمان بکثرت موجود تھے حاضرین کا اندازہ دس سے بارہ ہزار تک ہے مقامی اخبار اگلے روز حضور کی سیکنڈری سکول کی تقریر اور مشن ہاؤس کے افتتاح کا ذکر بڑے نمایاں کر کے ہندسوں میں لکھنے کے باعث غلطی سے ۰۰۰ ۸ کی بجائے ۸۰۰۰ لکھ گیا۔ اگرچہ آٹھ ہزار کی تعداد بھی اصل تعداد سے کم ہے۔ گیارہ چالیس پر مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے تلاوت شروع کی۔ اس سے قبل حضور نے ارشاد فرمایا کہ تلاوت قرآن مجید ہونے والی ہے اعلان کیا جائے کہ سب خاموش ہو جائیں تلاوت کے بعد حضور نے تقریر فرمائی۔ فرمایا۔ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے آنے کی غرض کیا تھی؟ آپ کے آنے کا مقصد اللہ تعالےٰ کے اس الہام میں درج ہے۔ کہ یقیم الدین ویحیی الشریعۃ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم ترین روحانی فرزند ہیں۔ حضور صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لاکھوں کروڑوں فرزند ہیں۔ لیکن آپ ہی کو ان سب میں سے چنا۔ اور فرمایا۔ میرا سلام ان کو پہنچاؤ یہ تقریر تیس منٹ تک جاری رہی۔ اس کا ترجمہ مکرم عبدالحکیم خان صاحب ساتھ ساتھ کرتے رہے (تقریر کا متن الگ چھپوایا جا رہا ہے) تقریر کے بعد حضور نے لمبی دعا فرمائی۔ افتتاحی تقریر کے بعد جماعتوں کی ملاقات شروع ہوئی۔ سخت گرمی اور حبس تھا۔ اتنا حبس کہ دم گھٹتا تھا لیکن ہمارے پیارے آقا اس حبس میں اپنے ایک ایک محبوب روحانی فرزند کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالےٰ نے مستورات کو شرف مصافحہ بخشا۔ احباب ایک قطار میں سیڑھیوں کے راستے اوپر تشریف لائے اور حضور سے مصافحے کے بعد دوسری جانب سیڑھیوں سے نیچے اتر کر باہر چلے جاتے ملاقاتیوں میں فانا کو کو فو میں Nanakokofuhene جو Kokofu کے پیراماؤنٹ چیف ہیں شامل تھے۔ ڈن یاسی Dunyasi کے پیراماؤنٹ چیف Nana Danyasihene نے بھی اپنے آقا سے مصافحے کا شرف حاصل کیا۔ یہ پیراماونٹ چیف اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہیں۔ باقی چیف بھی اپنے اپنے قبائلی لباس میں اپنے عصابردار اور مصاحبوں کی معیت میں مصافحے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور ان کے نام دریافت فرماتے۔ کسی کسی سے گفتگو بھی فرماتے پانچ پانچ چھ چھ سال کے بچے ان سے چھوٹے ننھے منے جو اسلام اور احمدیت کے مستقبل کے ضامن ہیں۔ خصوصی طور پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی شفقت کا مورد بنے۔ حضور نے ہر بچے کو (یہاں بچوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے) سینے سے لگا کر پیار کیا ایک بچہ بھی ایسا نہ تھا جو اس شرف سے محروم رہا ہو۔ بچے اور بڑے سب سینے سے شرابور تھے حضرت بلال رضی اللہ تعالےٰ کی یہ قوم جسے دنیا نے نہ جانتے کب سے حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا ہوا ہے مہدی دوراں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو تھام کر عزت کے مقام پر فائز ہو چکی ہے۔ اور آج اسی مہدی معہود علیہ السلام کے نائب اور ناقلہ سے ان کا یوم وصل ہے۔ جو ان کے سینے میں اخلاص کی اور ایمان کی خوشبو سونگھ کر ان کو اپنے محبت اور شفقت سے لبریز سینے سے لگا کر نہ صرف ان کی عزت افزائی کر رہا ہے بلکہ خود بھی خوش ہو رہا ہے چھوٹے گلاس سے پانی پینے سے ہچکچانے والے اس راز سے ناواقف اور اس کو چھے سے ناآشنا ہیں ایک ننھے بچے کو حضور نے پیار سے اٹھایا اور سینے سے لگا کر بوسہ دیا۔ یہ نظارہ دیکھکر اپنے محبوب اور محبت کرنے والے وجود آقا کے لئے دل سے دعائیں نکلیں۔ احباب اور بہنیں دعا کرتے رہیں کہ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالےٰ بخیریت تمام مراجعت فرمائے مرکز ہوں۔ تا مرکز کی مہجور روحوں کو بھی شربت دیدار سے شادکام فرمائیں۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا نے بھی مستورات سے ماؤں کی سی محبت کے ساتھ ہر ایک سے مصافحہ فرمایا۔ دو گھنٹے یہ ملاقات جاری رہی۔ تقریباً ساڑھے تین ہزار مردوں اور ساڑھے چار ہزار کے قریب عورتوں کو شرف ملاقات حاصل ہوا۔ دو بجکر پانچ منٹ پر واپسی ہوئی۔ واپسی پر بھی مردوں عورتوں کے ہجوم دیوانہ وار حضور کی کار کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے اور والہانہ انداز میں اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت امیرالمومنین زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے

۲۱/۲/۷۰ کو تین تقاریر حضور نے فرمائیں شام کو یونیورسٹی ہال میں حضور کی تقریر تھی اس کی رپورٹ اگلی قسط میں پیش کی جائیگی نوٹ:۔ افتتاح کے موقعہ پر حضرت سیدہ منصورہ بیگم سلمہا اللہ تعالےٰ کے کشف اور تقاریر کی رپورٹ آئندہ قسط میں ارسال کیجائیگی ان شاء اللہ۔ مختصراً عرض ہے کہ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دعا کے وقت بادلوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بشاش چہرہ نکلتے دیکھا۔ زمین بھی خوشی سے لرزی اور آسمان بھی خوشی سے معمور

اظہار تشکر

ہماری والدہ محترمہ کے انتقال پر ملال پر بہت سے احباب جماعت کی طرف سے تعزیت کے تار اور خطوط موصول ہوئے ہیں ربوہ کے خاص و عام نے بھی اس صدمۂ عظیم میں ہماری دلجوئی کی اور ہمارے غم میں شریک ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان نے جن نیک دعاؤں، محبت، پیار اور دلی ہمدردی کے اظہار سے ہمارے اس عظیم صدمہ کو قابل برداشت بنایا وہ اپنی مثال آپ تھا اور ہمارے لئے باعث صد عزت و شرف ہے!

ان سب کی ہمدردی اور جذبۂ اخوت کا شکر ادا کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں لہٰذا اس اعلان کے ذریعے ہم سب بزرگان سلسلہ اور احباب کے تہ دل سے شکر گزار ہیں کہ ان کی پرخلوص دعائیں اور محبت کے جذبات ہمارے غمزدہ دلوں کی تسکین کا باعث بنے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:۔ مرتضیٰ دختر اہلیہ سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

۲۔ بریگیڈیر غلام احمد لاہور چھاؤنی۔

دعائے نعم البدل

محترم ملک محمد الدین صاحب ایمن آبادی کا کمسن بچہ عزیز محمد اکبر بعمر قریباً سوا سال مورخہ ۱۰ مئی کو راولپنڈی میں وفات پا گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بچہ کا جنازہ ربوہ لاکر دفن کیا گیا۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل دے اور اپنے فضل سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

فضلِ عمر درس القرآن کلاس برائے خواتین

جولائی ۱۹۷۰ء

انشاء اللہ حسب دستور اس سال بھی ربوہ میں فضل عمر درس القرآن کلاس کا انتظام کیا جائے گا۔ یہ کلاس یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک لگائی جائے گی۔ طالبات کی رہائش کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہوگا۔ ابھی سے تمام لجنات کوشش کریں کہ ہر لجنہ سے کم از کم ایک دو ضرور آئیں۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے پچھلے تین سالوں میں کوئی طالبہ نہیں آئی زیادہ سے زیادہ شہروں قصبات اور دیہات کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ آنے والی کم از کم میٹرک یا مڈل پاس ضرور ہو۔ اس سال اس کلاس میں سولھویں پارے سے بیسویں پارہ تک پڑھایا جائے گا۔ جو آنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ وہ ان پاروں کا ترجمہ ابھی سے سیکھنا شروع کر دیں۔ یعنی پانچ سیپارے۔ باقی نصاب اخبار الفضل میں چھپ چکا ہے۔

کلاس کے داخلہ کے لئے فارم چھپوا لئے گئے ہیں۔ لجنات اپنی ضرورت کے مطابق فارم منگوا لیں۔

جو طالبات گذشتہ تین سال یا دو سال لگاتار آتی رہی ہیں۔ ان کو ضرور شامل ہونا چاہیئے اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو طالبہ قرآن مجید کا مکمل دور اس کلاس کے ذریعہ مکمل کرے گی۔ اور سارے امتحانات پاس کرے گی۔ اسے ایک خاص سند امتیازی دی جائے گی۔ امید ہے کہ تمام لجنات اس سلسلہ میں خاص کوشش کریں گی

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

دو ملازموں کی فوری ضرورت

ایک معزز گھرانے میں ایک باورچی اور گھر کے دوسرے کام کے لئے ایک ملازم درکار ہیں۔ کھانا پکانے کے لئے عورت کو ۴۰/- روپے ماہوار اور مرد باورچی کو ۱۰۰/- روپے تک ماہوار تنخواہ علاوہ کھانا اور رہائش کی سہولت کے دی جا سکے گی۔ مقامی جماعت کی تصدیق لانا ضروری ہوگا۔"

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

گمشدہ رسید بک

ایک عدد رسید بک ۲۱۹۹ جس کی تقریباً تیس عدد رسیدیں کاٹی ہوئی ہیں۔ جماعت احمدیہ نبی سر روڈ ضلع تھرپارکر سے گم ہو گئی ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بک ۲۱۹۹ پر کسی کو کسی قسم کا چندہ نہ دیں۔ اگر کسی دوست کو اس رسید بک کا علم ہو جائے تو وہ دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ میری بہن نے امسال دسویں جماعت کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو کامل صحت دے اور میری بہن کو اعلیٰ نمبروں میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

(علیم الدین قمر ۳۰/۱۱ فلیٹ ساہیوال)

۲۔ میرے داماد خواجہ نازیہ احمد صاحب مقیم لندن جو کہ سلسلہ عالیہ کے مخلص کارکنان میں سے ہیں تا حال صاحب فراش ہیں۔ بزرگان جماعت اور احباب کرام کی خدمت میں عزیز موصوف کی صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے مسلسل دعاؤں کی درخواست ہے

۳۔ میرے پوتے ندیم احمد پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ رو بصحت ہے۔ مفلوج اعضاء میں طاقت خود کر رہی ہے۔ صحت عاجلہ و کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے

(خواجہ محمد گل راولپنڈی)

ایک احمدی نوجوان کی قابل تقلید بہادری

اور خدمتِ خلق

۲۹ اپریل کی رات کو شیخوپورہ میں ڈکیتی کی ایک خطرناک واردات ہوئی۔ جس کا مفصل ذکر "امروز" اور "مشرق" میں آ چکا ہے۔ ڈاکوؤں کی اندھا دھند فائرنگ کی وجہ سے کئی مرد، عورتیں اور بچے زخمی ہو گئے۔ ایک احمدی نوجوان چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ساہنی جو کہ ایل۔ ایل۔ بی کے طالب علم ہیں کو اس کا علم ہوا تو آپ فوراً موقعہ پر پہنچے۔ تمام زخمیوں کو اپنی کار میں ڈال کر سول ہسپتال پہنچایا۔ اس بروقت امداد کی وجہ سے صرف ایک جان ضائع ہوئی ورنہ اندیشہ تھا کہ باقی زخمی بھی چل بستے۔ اس کے بعد چوہدری صاحب پولیس سٹیشن گئے۔ وہاں سے پولیس کو ساتھ لیکر اپنی کار میں ڈاکوؤں کا تعاقب کیا۔ ڈاکو سڑک پار کر رہے تھے کہ کار وہاں پہنچ گئی۔ پولیس نے ڈاکوؤں کو للکارا تو وہ بھاگ نکلے رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ڈاکو بھاگ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن ایک ڈاکو کو پولیس نے قابو کر لیا۔ تلاشی لینے پر اس سے پستول اور بندوق برآمد ہوئے۔ اس کی نشاندہی پر پولیس نے باقی ڈاکوؤں کا سراغ بھی لگا لیا ہے گرفتاریاں شروع ہیں۔

سب لوگوں نے اس نوجوان کی بہادری اور خدمت خلق کے جذبہ کی داد دی ایس۔ پی شیخوپورہ نے ان کو شاباش دی اور پولیس کے ساتھ تعاون پر ان کا شکریہ ادا کیا۔

جو خاندان زخمی ہوا ہے وہ احمدی نہیں ہے۔ لیکن شیخوپورہ کی احمدی جماعت ان کی مالی امداد بھی کر رہی ہے کیونکہ سارا خاندان زخمی ہو کر ہسپتال میں پڑا ہے اور مالی امداد کا مستحق ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس احمدی نوجوان کو خیریت سے رکھے اور وہ سلسلہ کی اور عوام الناس کی خدمت کر سکیں۔ ساہنی صاحب کے بڑے بھائی کو ایک بیرونی ملک میں بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان کے والدین بڑے پریشان ہیں۔ احباب جماعت ان کے لئے بھی دردِ دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے۔

(سید محمد سلیمان۔ شیخوپورہ)

پتہ مطلوب ہے

سابق فوجی نصر اللہ خان صاحب Phono Typist جو پہلے لاہور میں رہتے تھے نظارت کو ان کا پتہ درکار ہے وہ جہاں کہیں ہوں اپنے پتہ سے اطلاع دیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا علم ہو تو نظارت امور عامہ کو مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ)

ایک استانی کی ضرورت

ہمیں فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی نرسری کلاس کو پڑھانے کے لئے ایک استانی کی ضرورت ہے۔ جو علاوہ مروجہ مضامین پڑھانے کے دینیات بھی پڑھا سکے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۴۔ میرے نانا جان ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ صوبہ سنگھ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند دن سے پیشاب کی بندش کی تکلیف کی وجہ سے بیمار تھے۔ ان کا اپریشن مورخہ ۲ مئی کو ہو گیا ہے۔ بزرگان جماعت و احباب کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا کرے۔

(نذر نشت منیر احمد خان ایم۔ اے ایس ایس او انچارج سب آفس سمانی ایم ایس ٹلہ گنگ)

روحانی اور ایمانی انقلاب

(مولانا محمد منظور نعمانی مدیر الفرقان لکھنؤ - منقول از روزنامہ وفاق ۶ مئی ۱۹۷۰ء)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک عام مہم اور زندہ تاریخی معجزہ وہ محیر العقول روحانی اور ایمانی انقلاب ہے جو آپ کے ذریعہ دنیا میں برپا ہوا تھا اور تاریخ نے اس کو بعد والوں کے لئے ہمیشہ کے واسطے پوری طرح محفوظ کر لیا ہے۔

اسلام اور عرب کی تاریخ جاننے والے دوست دشمن سب جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عربوں کی دینی اخلاقی اور تہذیبی حالت کیا تھی وہ اللہ سے کتنے بے تعلق اور مرنے کے بعد والی زندگی سے کتنے بے فکر تھے۔ ان میں کس درجہ وحشت اور جہالت تھی۔ لڑائی بھڑائی لوٹ مار قتل و غارت، بے حیائی اور بے شرمی، قمار و شراب اور ظلم و جفا اور اسی طرح کے دوسرے فواحش و منکرات ان میں کس قدر عام تھے

پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف چند سال کی دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت نے ان کی کیسی کایا پلٹ دی، وہ کیسے خدا پرست بن گئے ان پر فکر آخرت کا کتنا غلبہ ہو گیا وہ کیسے مہذب اور حسن اخلاق کا کتنا اعلیٰ نمونہ بن گئے انصاف اور رحم دلی میں وہ دنیا سے کتنے ممتاز ہو گئے۔

اور اس وقت کی دنیا کی سب سے بڑی دو شہنشاہیں روم اور فارس کو زیر کر کے ان کے تخت و تاج کا وارث بن جانے کے بعد بھی وہ کیسے خدا پرست اور خدا ترس بنے رہے

تاریخ نے عرب کے اس روحانی اور ایمانی انقلاب کی پوری تفصیلات کو محفوظ رکھا ہے اور اسلام کا کوئی متعصب سے متعصب دشمن بھی اس تاریخی حقیقت سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت سے عربوں کی زندگی میں یہ انقلاب برپا ہوا تھا۔

اور اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ بلاشبہ آپ کا معجزہ تھا اور جس کو اس کے معجزہ ہونے سے انکار ہو وہ اپنے سارے علمی اور عقلی اور روحانی و مادی ذرائع کو استعمال کر کے اس سے چھوٹے ہی پیمانہ پر ایسا انقلاب سو برس میں برپا کر کے دکھائے۔

اس سلسلہ میں ایک بڑا دلچسپ واقعہ میرے علم میں ہے اور اس لائق ہے کہ میں اس کا ذکر کروں امید ہے کہ انشاء اللہ اس سے آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس معجزے کو بڑی صفائی کے ساتھ سمجھ سکیں گے۔

میرے ایک چچا تھے، حقیقی چچا (اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرمائے) ابھی چند سال ہوئے ان کا انتقال ہوا ہے۔ بڑے ذہین اور حاضر دماغ تھے عالم فاضل تھے اور فطرتاً ناظر تھے۔ طبیب بھی کامیاب تھے خود انہوں نے مجھے یہ واقعہ سنایا کہ وہ سفر میں تھے اور لکھنؤ اسٹیشن پر انہیں کسی ٹرین کے انتظار میں دو تین گھنٹے ٹھہرنا تھا۔ انہوں نے سوچا کہ یہ وقت کسی کام میں لگنا چاہیئے اور غور کرنے کے بعد یہ طے کیا کہ رسالہ نگار کا دفتر تلاش کر کے نیاز فتح پوری صاحب سے کچھ باتیں کی جائیں چنانچہ تانگہ کرایہ پر کیا اور نگار کے دفتر پہنچ گئے۔ نیاز صاحب موجود تھے چچا صاحب نے ان سے کہا کہ میں آپ سے ایک نہایت اہم مسئلہ پر بات کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے آپ کا ایک گھنٹہ لینا چاہتا ہوں نیاز صاحب نے (شاید ان کی مولویانہ صورت دیکھ کر) پہلے تو اتنا وقت دینے سے انکار کیا لیکن بالآخر ان کے اصرار پر اور ان کی منطق نے انہیں مجبور کر دیا اور وہ متوجہ ہو کر بیٹھ گئے۔

چچا صاحب نے ان سے کہا کہ میں کبھی کبھی آپ کا رسالہ نگار دیکھتا ہوں اس لئے آپ کی ذہانت اور آپ کے زور قلم اور آپ کی علمی خصوصیات سے واقف ہوں۔

میں اس وقت آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ اس صلاحیت اور قابلیت کو ایک بڑے اور بہت مفید کام میں لگانے کی آپ سے درخواست کروں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ دنیا میں برائیاں اور بد اخلاقیاں کتنی بڑھ گئی ہیں۔ اور ساری دنیا کو چھوڑیئے اپنے اسی شہر لکھنؤ کو دیکھئے۔ خالص انسانی اور اخلاقی نقطہ نگاہ سے بھی یہاں کے عام باشندے بیچارے کس قدر پست حالت میں ہیں کتنی بڑی تعداد ہے جو جاہل ہے، اُجڈ ہے، تنگ نظر ہے، گندگی پسند ہے پھر ہر کام اور ہر پیشہ میں جھوٹ ہے۔ دھوکہ ہے خود غرضی ہے بے ایمانی ہے۔ غرض جو چیزیں انسانوں میں نہیں ہونی چاہئیں وہ سب موجود ہیں اور جو اچھی باتیں ہونی چاہئیں وہ بالکل نہیں ہیں۔ تہذیب نہیں ہے شرافت نہیں ہے امانت نہیں ہے سچائی نہیں ہے انصاف نہیں ہے ایسی حالت میں آپ جیسی قابلیت رکھنے والوں کا فرض ہے کہ وہ سب کام چھوڑ کر اس بگڑی ہوئی انسانیت کو درست کرنے پر اپنی ساری قوتیں لگا دیں۔ آپ جیسے حضرات اگر اس کام کے لئے کھڑے ہو جائیں اور جس طرح منصوبے بنا کر قوموں اور ملکوں میں بڑے بڑے کام کئے جاتے ہیں اس طرح اس کام کو آپ کریں تو بہت جلد دنیا کی کایا پلٹ جائے گی۔ اور سب سے پہلے اسی لکھنؤ سے شروع کیجئے۔ اس کام کے لئے میں اپنی پوری خدمات آپ کے حوالے کرتا ہوں میں امید ہے کہ بس دو سال میں ہم لکھنؤ کو تو ایک نیا اور ساری دنیا کے لئے نمونہ کا لکھنؤ بنا دیں گے ہمیں اس مہم میں ہر شریف اور معقول آدمی کی ہمدردی اور اس کا تعاون حاصل ہو گا۔ اور پھر تھوڑے عرصہ میں ساری دنیا کو ہم ایک اچھی شریف دنیا بنا سکیں گے

نیاز صاحب نے یہ سن کر کہا مولانا! آپ کس خواب و خیال میں ہیں آپ بڑے سیدھے آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ میرے اور آپ کے جیسے سینکڑوں آدمی بھی ہوں تو یہ کام پھر بھی نہیں ہو سکتا۔

چچا صاحب نے کہا کیوں نہیں ہو سکتا، آپ بہترین لکھنے والے ہیں آپ کے ہاتھ میں پریس کی طاقت ہے اور غالباً آپ تقریر بھی بہترین کرتے ہیں۔ اور مجھے بھی کچھ لوٹا پھوٹا لکھنا بولنا آتا ہے اور جس دن ہم یہ کام شروع کریں گے ہمیں یقین رکھنا چاہیئے کہ سارے اخبارات اور رسائل ہمارا ساتھ دیں گے۔ اور سینکڑوں اور ہزاروں لکھنے اور بولنے والے ہمارے ساتھ آ کھڑے ہوں گے اور آپ دیکھیں گے کہ فضا چند دنوں میں بالکل بدل جائے گی۔ اور دنیا میں ایک نئی بہار آ جائے گی اگر ہم ساری دنیا کو نہیں بدل سکے تو کم از کم اپنے ملک کو یا اپنے صوبہ کو تو بدل ہی ڈالیں گے آپ ہمت کیجئے اور پھر دیکھئے کہ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ سب ہو جائے گا۔

نیاز صاحب نے پھر کہا کہ مولانا! آپ بہت ہی سیدھے آدمی معلوم ہوتے ہیں اور دنیا کو شاید آپ بالکل نہیں جانتے اس دنیا کو بدلنا ہمارے آپ کے بس کی بات نہیں ہے

چچا صاحب نے کہا اچھا میں ایک بات پوچھتا ہوں مجھے اندازہ ہے کہ تاریخ پر آپ کی خوب نظر ہے اور آپ یقیناً اس سے واقف ہوں گے اب سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے عرب میں ایک دفعہ ایسا کام ہوا تھا اور اس قوم میں ہوا تھا جو تعلیم و تہذیب میں بالکل کوری تھی اور جہالت اور اجڈپن میں اور تمام برائیوں اور بد اخلاقیوں میں ہماری اس دنیا کے جاہلوں اور غنڈوں سے بہت بڑھی ہوئی تھی اور ایک ایسی شخصیت کے ذریعہ ہوا تھا جو نوشت و خواند سے بالکل ناآشنا تھی نہ اس کے ہاتھ میں پریس تھا نہ کوئی اخبار یا رسالہ اس کی آواز کو بلند کرنے والا تھا۔ نہ اس کے ساتھ مقرروں کی کوئی ٹیم تھی نہ اس کے پیغام کو قوم میں پھیلانے والے شاعر اس کے ساتھ تھے۔ تو جب اس بے سروسامانی کی حالت میں ایک اکیلے اس انسان نے ایک پوری قوم کو بدل ڈالا تو ہم اور آپ جیسے پڑھے لکھے آدمی جن کے ہاتھ میں قلم اور پریس کی طاقت بھی ہے اور ہزاروں ہم جیسے اور آدمی بھی ہمارا ساتھ دینے کو دنیا میں موجود ہیں۔ اور حکومتیں بھی ہمارے اس کام میں یقیناً ہم سے تعاون کریں گی۔ تو پھر آپ کیوں مایوس ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ اگر عرب میں وہ انقلاب ۲۰ سال میں ہوا تھا تو ہم اپنے ان وسائل کی وجہ سے ایک سال میں وہ انقلاب برپا کر سکیں گے بس اسکی ضرورت ہے کہ ہم آپ ہمت کر کے فیصلہ کریں اور دوسرے سارے کام چھوڑ کے اپنی ساری قوتوں کو اس پر لگا دیں۔

نیاز صاحب نے کہا۔ مولانا! میں آپ کو سمجھا نہیں سکتا۔ لیکن بات یہ ہے کہ یہ کام ہمارے اور آپ کے بس کا نہیں ہے اور آپ میرے اور اپنے متعلق بڑی غلط قسم کی خوش فہمیوں میں مبتلا ہیں

چچا صاحب نے کہا اچھا یہ تو بتائیے کہ آپ ایک تاریخ دان کی حیثیت سے اس تاریخی واقعہ کو بھی تسلیم کرتے ہیں یا نہیں کہ اب سے ساڑھے تیرہ سو برس پہلے عرب میں ایسا انقلاب آ چکا ہے۔ نیاز صاحب نے کہا، ہاں! یہ ایک مسلم واقعہ ہے اور اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔

چچا صاحب نے کہا مجھے، آپ سے بس یہی جواب لینا تھا۔ ——— کچھ عرصہ ہوا میں نے معجزات کے انکار پر آپ کا ایک مضمون پڑھا تھا یہ وقت میں نے آپ سے اسی لئے لیا تھا کہ آپ کو معجزے کی حقیقت سمجھا دوں اور آپ کو بتا دوں کہ آپ بھی معجزہ کے قائل ہیں۔ اللہ کے پیغمبر کے ذریعہ جو ایسی چیز ظاہر ہو جس کے کرنے سے اس جیسے دوسرے انسان عاجز ہوں بس وہی معجزہ ہے۔ آپ نے اس وقت بار بار اقرار کیا ہے کہ اللہ کے ایک امی پیغمبر (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ عرب میں جو اصلاحی انقلاب ہوا تھا آپ ہر طرح کے بہتر سے بہتر وسائل رکھنے کے باوجود اپنے کو اس سے عاجز سمجھتے ہیں کہ صرف شہر لکھنؤ میں بھی ایسا انقلاب برپا کر سکیں۔

چچا صاحب فرماتے تھے کہ اس بات سے ختم ہوتے کے ساتھ میرے وقت کی گنجائش بھی ختم ہو گئی۔ اور اگرچہ نیاز صاحب (شاید اپنے ابتدائی رویہ کی تلافی کے لئے) اور کچھ دیر بیٹھنے پر اصرار کرتے رہے لیکن وقت کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے میں فوراً اسٹیشن آ گیا۔"

درخواست دعا

راجہ محمد اکرم خان صاحب جنجوعہ بی اے ایل ایل بی وکیل انکم ٹیکس جہلم عرصہ ایک سال سے شدید بیمار ہیں۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

راجہ محمد افضل خان صاحب جنجوعہ ربوہ

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

مینیجر الفضل ربوہ

سے خط و کتابت کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خیریت سے واپسی کیلئے دعا کی درخواست

(حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ۔ مدظلہا العالی۔ ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ چار اپریل سے تبلیغ اسلام کی اہم مہم میں مصروف ہیں۔ یہ سفر آپ نے محض اس غرض سے اختیار فرمایا تا اس براعظم کو جو دنیا کی نظروں میں تاریک براعظم ہے اسلام کی شعاعوں سے منور کر دیں۔ اُن تک اسلام کا پیغام پہنچائیں اور ان کو بتائیں کہ حقیقی امن اور سکون صرف اسلام کے دامن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ہے۔ اسی مقصد اور اسی منزل کو سامنے رکھکر آپ شجر احمد کو اپنی دعاؤں، آنسوؤں اور کوششوں سے سینچ رہے ہیں۔ اب مغربی افریقہ کا دورہ قریب الاختتام ہے۔ اس لئے اپنی بہنوں، بھائیوں اور بزرگوں سے التجا ہے کہ وہ بھی دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو خیریت سے صحت سے واپس لائے اور جو بیج آپ نے وہاں ڈالا ہے وہ جلد تناور درخت کی صورت اختیار کرے اس میں پھول اور پھل لگیں قومیں اس کے سایہ میں پناہ لیں۔ جو روح آپ نے وہاں پھونکی ہے وہ کبھی مردہ نہ ہو بلکہ دن بدن اسلام وہاں پھیلتا چلا جائے اور وہ آرزو جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی کہ سارا افریقہ مسلمان ہو جائے اس آرزو کو ظاہری طور پر پورا ہوتے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

اس عظیم الشان مہم کی کامیابی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خیریت سے واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ ہر آن اللہ تعالیٰ کی نصرت آپ کے شامل حال ہو۔ ہر گام پر اس کے فرشتے آپ کا پہرہ دیں اور جلد تر دنیا وہ نظارے دیکھ لے جن کا تصور بھی اُن کے ذہنوں میں نہیں کہ سارے براعظم افریقہ سے نعرۂ تکبیر بلند ہو۔ اور وہاں کے سب باشندے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں۔ اے خدا وہ دن جلد لا۔ آمین اللّٰھم آمین۔

تقریب شادی

میرے بیٹے ڈاکٹر سید محمد محسن صاحب ہاشمی ایم بی بی ایس کی برات مورخہ ۱۸ اپریل ۷۰ء بذریعہ ہوائی جہاز کراچی پہنچی اور اسی دن شام کو روانہ ہو کر رات واپس لائل پور پہنچ گئی۔

کراچی میں مکرم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد مربی سلسلہ نے رخصتی کے وقت دعا کروائی۔

ڈاکٹر صاحب کا نکاح سیدہ عفت ناہید صاحبہ بی اے بنت برادرم محمد ارشاد صاحب ہاشمی کراچی کے ساتھ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر ربوہ میں جلسہ سالانہ ۱۹۶۶ء کے موقعہ پر ہوا تھا۔ ۱۹ اپریل کو وسیع پیمانہ پر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کی دعا فرمائیں۔

(عطا حسین شاہ ۱۶ کینال کالونی لائل پور)

درخواست دعا

مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل کو کچھ عرصہ سے پیٹ میں درد کی شکایت ہے یہ تکلیف اب پھر شدت اختیار کر گئی ہے احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

سیرالیون میں حضور ایدہ اللہ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات

(بقیہ صفحہ اول)

بو میں حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قرب و جوار اور ملک کے دور و دراز مقامات سے احباب جماعت اپنے آقا ایدہ اللہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے دیوانہ وار کھنچے چلے آئے تھے۔ انہوں نے احمدیہ سیکنڈری سکول کے احاطہ میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ تقریب کے آغاز میں پہلے بو بواجے بو اور جورو کے احمدیہ سیکنڈری سکولوں کے بچوں نے عربی اور انگریزی زبانوں میں استقبالیہ ترانے خوش الحانی سے گا گا کر اور حضور کی تشریف آوری پر غایت درجہ خوشی کا اظہار کر کے بہت والہانہ انداز میں حضور کا استقبال کیا۔ اس کے بعد جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ پیرامائونٹ چیف گامانگا صاحب نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا۔

ایڈریس کے جواب میں حضور نے ایک بصیرت افروز اور پر معارف تقریر ارشاد فرمائی۔ حضور نے موجودہ زمانہ کی معاشرتی برائیوں اور ان میں سے بھی علی الخصوص انسان انسان کے مابین عدم مساوات سماجی ناانصافی اور تعلق بالله سے عدم توجہی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا اسلام اور احمدیت کو چھوڑ کر دنیا کا کوئی دوسرا مذہب یا ازم بنی نوع انسان کو ان برائیوں سے نجات نہیں دے سکتا ان کا علاج حقیقی اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم پر عمل پیرا ہونے میں ہی مضمر ہے۔

بو میں جماعت احمدیہ کا مضبوط مشن اور ایک نہایت مخلص جماعت نیز احمدیہ سیکنڈری سکول اور بعض دیگر جماعتی ادارے ہی قائم نہیں ہیں بلکہ اس شہر کو یہ خصوصیت اور اہمیت بھی حاصل ہے کہ احمدیت کے جانباز مجاہد حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم و مغفور مدفون ہیں۔ حضور نے وہاں جا کر ان کے مزار پر دعا کی۔ اس طرح حضرت مولانا مرحوم کو وفات کے بعد یہ خصوصی اعزاز حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موعود نافلہ اور خدائی فیصلہ کے مطابق خلافت ثالثہ کے بلند منصب پر فائز ہونے والا خلیفہ برحق ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آپ کے مزار پر تشریف لے گیا اور اس نے آپ کی بلندئ درجات کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا کی ؎

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

بو کا تین روزہ تک نہایت درجہ کامیاب دورہ فرمانے اور اس دورہ کے عرصہ میں ہزاروں لاکھوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے نیز ان علاقوں کے احباب جماعت کو زندگی بخش ارشادات سے فیض یاب کرنے اور اس طرح ان کے دلوں کو ایک نئی روشنی ان کے ایمانوں کو اور ہمیشہ کرتا رہے گا کہ ؎

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

۱۱ مئی کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بو کے اس قبرستان میں تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا نذیر احمد صاحب علی مرحوم و مغفور مدفون ہیں۔ حضور نے وہاں جا کر ان کے مزار پر دعا کی۔ اس طرح حضرت مولانا مرحوم کو وفات کے بعد یہ خصوصی اعزاز حاصل ہوا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا موعود نافلہ اور خدائی فیصلہ کے مطابق خلافت ثالثہ کے بلند منصب پر فائز ہونے والا خلیفہ برحق ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آپ کے مزار پر تشریف لے گیا اور اس نے آپ کی بلندئ درجات کے لئے بارگاہ رب العزت میں دعا کی ؎

یہ مرتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

بو کا تین روزہ تک نہایت درجہ کامیاب دورہ فرمانے اور اس دورہ کے عرصہ میں ہزاروں لاکھوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچانے نیز ان علاقوں کے احباب جماعت کو زندگی بخش ارشادات سے فیض یاب کرنے اور اس طرح ان کے دلوں کو ایک نئی روشنی ان کے ایمانوں کو ایک نئی پختگی اور ان کی روحوں کو ایک نئی بالیدگی سے ہمکنار کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بوسے فری ٹاؤن واپس تشریف لے آئے۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

یہ امر بھی ذکر ہے کہ سیرالیون کے قومی پریس، ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے حضور ایدہ اللہ کے دورۂ بو کو بھی خاص اہمیت دی۔ چنانچہ جہاں حضور کے دورۂ سیرالیون کی خبریں مسلسل ریڈیو سے نشر ہو رہی ہیں۔ وہاں ٹیلی ویژن پر بھی اس کے مناظر باقاعدگی سے دکھائے جا رہے ہیں۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نیز حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت و سلامتی اس تاریخی دورہ کی کامیابی اور حضور کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴